كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

رأس المفسرین

حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ

مُترجمہ

خطیب الہند مولانا محمد جوناگڑھیؒ

مکتبہ قدوسیہ

لوگ کسی چیز سے فائدہ نہیں اٹھاتے' تمام اعضاء ہوتے ہیں لیکن قوتیں سب سے چھن جاتی ہیں' اندھے' بہرے' گونگے بن کر زندگی گڑھے میں ہی گذار دیتے ہیں' اگر ان میں خیر باقی ہوتی تو اللہ اپنی باتیں انہیں سناتا بھی' یہ تو خیر سے بالکل خالی ہو گئے' سنتے ہیں اور ان سنی کر جاتے ہیں' آنکھیں ہی نہیں بلکہ دل کی آنکھیں اندھی ہو گئی ہیں۔ رحمان کے ذکر سے منہ موڑنے کی سزا یہ ملی ہے کہ شیطان کے بھائی بن گئے ہیں' راہ حق سے دور جا پڑے ہیں مگر سمجھ یہی رہے ہیں کہ ہم سچے اور صحیح راستے پر ہیں۔ ان میں اور چوپائے جانوروں میں کوئی فرق نہیں نہ یہ حق کو دیکھیں اور نہ ہدایت کو دیکھیں' نہ اللہ کی باتوں کو سوچیں۔ چوپائے بھی تو اپنے حواس دنیا کے کام میں لاتے ہیں' اسی طرح یہ بھی فکر عقبیٰ سے' ذکر رب سے' راہ مولا سے غافل' گونگے اور اندھے ہیں۔ جیسے فرمان ہے وَمَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِيْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً الخ' یعنی ان کافروں کی مثال تو اس شخص کی سی ہے جو اس کے پیچھے چلا رہا ہے جو درحقیقت سنتی و نتی خاک بھی نہیں۔ ہاں صرف شور و غل تو اس کے کان میں پڑتا ہے۔ چوپائے آواز تو سنتے ہیں لیکن کیا کہا؟ اسے سمجھے ان کی بلا۔

پھر ترقی کر کے فرماتا ہے کہ یہ تو ان چوپایوں سے بھی بدترین ہیں کہ چوپائے گو نہ سمجھیں' لیکن آواز پر کان تو کھڑے کر دیتے ہیں' اشاروں پر حرکت تو کرتے ہیں' یہ تو اپنے مالک کو اتنا بھی نہیں سمجھتے' اپنی پیدائش کی غایت کو آج تک معلوم ہی نہیں کیا' جبھی تو اللہ سے کفر کرتے ہیں اور غیر اللہ کی عبادت کرتے ہیں' اس کے برخلاف جو اللہ کا مطیع انسان ہو' وہ اللہ کے اطاعت گذار فرشتے سے بہتر ہے اور کفار انسان سے چوپائے جانور بہتر ہیں' ایسے لوگ پورے غافل ہیں۔

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اَسْمَآئِهٖ ۭ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸۰﴾

اللہ ہی کے لئے ہیں تمام بہترین نام' پس ان ناموں سے تم اسے پکارا کرو' انہیں چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج روی کرتے ہیں' وہ اپنے کئے کا بدلہ ضرور دیئے جائیں گے ○

اسماء الحسنٰی: ☆☆ (آیت: ۱۸۰) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں۔ انہیں جو محفوظ کر لے' وہ جنتی ہے' وہ وتر ہیطاق ہی کو پسند کرتا ہے (بخاری وغیرہ) ترمذی میں یہ ننانوے نام اس طرح ہیں الله الذی لا اله الا هو الرحمٰن الرحيم الملك القدوس السلام المؤمن المهيمن العزيز الجبار المتكبر الخالق البارى المصور الغفار القهار الوهاب الرزاق الفتاح العليم القابض الباسط الخافض الرافع المعز المذل السميع البصير الحكم العدل اللطيف الخبير الحليم العظيم الغفور الشكور العلى الكبير الحفيظ المقيت الحسيب الجليل الكريم الرقيب المجيب الواسع الحكيم الودود المجيد الباعث الشهيد الحق الوكيل القوى المتين الولى الحميد المحصى المبدى المعيد المحى المميت الحى القيوم الواجد الماجد الواحد الاحد الفرد الصمد القادر المقتدر المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالى المتعالىٰ البر التواب المنتقم العفو الرؤوف مالك الملك ذوالجلال والاكرام المقسط الجامع الغنى المغنى المانع الضار النافع النور الهادى البديع الباقى الوارث الرشيد الصبور۔

یہ حدیث غریب ہے۔ کچھ کمی زیادتی کے ساتھ اسی طرح یہ نام ابن ماجہ کی حدیث میں بھی وارد ہیں۔ بعض بزرگوں کا خیال ہے کہ راویوں نے یہ نام قرآن سے چھانٹ لیے ہیں۔ واللہ اعلم۔ یہ یاد رہے کہ یہی ننانوے نام اللہ کے ہوں اور نہ ہوں' یہ بات نہیں۔ مسند احمد میں ہے' رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں' جسے کبھی بھی کوئی غم و رنج پہنچے اور وہ یہ دعا کرے اللھم انی عبدك ابن عبدك ابن امتك ناصیتی بیدك ماض فیّ حکمك عدل فیّ قضاؤك اسألك بکل اسم ھو لك سمیت به نفسك و انزلته فی کتابك او علمته احدا من خلقك او استأثرت به فی علم الغیب عندك ان تجعل القران العظیم ربیع قلبی و نور صدری و جلاء حزنی و ذھاب ھمی۔ تو اللہ تعالیٰ اس کے غم و رنج کو دور کر دے گا اور اس کی جگہ راحت و خوشی عطا فرمائے گا۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ پھر کیا ہم اسے اوروں کو بھی سکھائیں؟ آپ نے فرمایا بے شک' جو اسے سنے' اسے چاہیے کہ دوسروں کو بھی سکھائے۔ امام ابو حاتم بن حبان بستی بھی اسی روایت کو اسی طرح اپنی صحیح میں لائے ہیں۔ امام ابوبکر بن عربی بھی اپنی کتاب عارضۃ الاحوذی فی شرح الترمذی میں لکھتے ہیں کہ بعض لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ کتاب و سنت سے جمع کیے ہیں' جن کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ گئی ہے' واللہ اعلم۔

اللہ کے ناموں سے الحاد کرنے والوں کو چھوڑ دو جیسے کہ لفظ اللہ سے کافروں نے اپنے بت کا نام لات رکھا اور عزیز سے مشتق کر کے عزیٰ نام رکھا۔ یہ بھی معنی ہیں کہ جو اللہ کے ناموں میں شریک کرتے ہیں' انہیں چھوڑ دو' جو انہیں جھٹلاتے ہیں' ان سے منہ موڑ لو۔ الحاد کے لفظی معنی ہیں درمیانہ' سیدھے راستے سے ہٹ جانا اور گھوم جانا۔ اسی لیے بغلی قبر کو لحد کہتے ہیں کیونکہ سیدھی کھدائی سے ہٹا کر بنائی جاتی ہے۔

وَمِمَّنْ خَلَقْنَآ اُمَّةٌ يَّهْدُوْنَ بِالْحَقِّ وَبِهٖ يَعْدِلُوْنَ ﴿١٨١﴾ ع ۱۰

ہماری مخلوق میں ایک ایسی جماعت بھی ہے جو دین حق کی ہدایت کرتے ہیں اور اسی پر انصاف کرتے ہیں ○

امت محمد ﷺ کے اوصاف: ☆☆ (آیت: ۱۸۱) یعنی بعض لوگ حق و عدل پر قائم ہیں' حق بات ہی زبان سے نکالتے ہیں' حق کام ہی کرتے ہیں' حق کی طرف ہی اوروں کو بلاتے ہیں' حق کے ساتھ ہی انصاف کرتے ہیں۔ اور بعض آثار میں مروی ہے کہ اس سے مراد امت محمد یہ ہے چنانچہ حضرت قتادہؓ فرماتے ہیں' مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ جب نبی ﷺ اس آیت کی تلاوت فرماتے تو فرماتے کہ یہ تمہارے لیے ہے تم سے پہلے یہ وصف قوم موسیٰ کا تھا۔ ربیع بن انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور کا ارشاد ہے میری امت میں سے ایک جماعت حق پر قائم رہے گی یہاں تک کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں' وہ خواہ کبھی بھی اتریں۔ بخاری و مسلم میں ہے' آپ فرماتے ہیں' میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ظاہر رہے گا' انہیں ان سے دشمنی کرنے والے کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ یہاں تک کہ اللہ کا امر آ جائیگا' وہ اسی پر رہیں گے۔ ایک اور روایت ہے (اس وقت) وہ شام میں ہوں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿١٨٢﴾ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ؕ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ﴿١٨٣﴾ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا ٚ مَا بِصَاحِبِهِمْ مِّنْ جِنَّةٍ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿١٨٤﴾